رجسٹرڈ اے — نمبر ۲۷۶

قال اللہ تعالیٰ وبالنجم ہم یہتدون

النجم لکھنؤ

LUCKNOW

جلد ۲	۷ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ	نمبر ۱۲

قواعد اخبار

(۱) یہ اخبار مہینے میں چار بار یعنی ہر ہجری مہینے کی تاریخ ۷، ۱۴، ۲۱ و ۲۸ کو شائع ہوتا ہے۔

(۲) اس اخبار کی سالانہ قیمت ہندوستان کے لیے مع محصول ڈاک چار روپیہ اور باہر کے لیے چھ شلنگ۔

(۳) بغیر وصول قیمت اخبار جاری نہو گا۔

(۴) نمونہ کا پرچہ ۲ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جائیگا۔

(۵) گمشدہ پرچہ تاریخ اشاعت سے دو ہفتے کے اندر طلب فرمانے پر مفت۔ ورنہ ۲ قیمت لے کر روانہ کیا جائیگا۔

(۶) طلب جواب خطوط کے لیے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے۔

(۷) جو صاحب پانچ نئے خریدار اس اخبار کے پیدا کرینگے انکے نام اخبار مفت جاری کر دیا جائیگا۔

(۸) جو صاحب پرچہ چار روپیہ عنایت فرمائینگے تو صرف ۱۲ کی زیادتی پر رسالہ علم الفقہ بھی انکے نام جاری کر دیا جائیگا۔

مقاصد اخبار

النجم کا اصلی مقصد حمایت اسلام اور نصیحت مسلمین ہے مسلمانوں کے عقائد و خیالات و عادات و خصائل و عبادات و معاملات کی اصلاح اور انکو اتباع شریعت محمدیہ کی ترغیب اور خلاف شریعت امور سے حتی الامکان انکو بچانا اسی مبارک مقصد کے حاصل کرنیکے لیے حسب ذیل عنوانات اختیار کیے گئے ہیں۔ (۱) اہل علم کی مراسلات جو مذہبی ضروری مسائل سے متعلق ہو۔ (۲) غیر مذاہب کے حملوں سے اسلام کی حفاظت اور اسلام کی حقیت کا ثبوت۔ (۳) ہر نمبر اخبار میں بزرگان سلف امتہ دین کے حالات اس ذیل میں اسد الغابہ کا ترجمہ شائع ہوتا ہے جسکی وجہ سے انشاء اللہ تقریباً ساڑھے سات ہزار صحابہ کے حالات سے مسلمان واقف ہو جائینگے اور بالفعل تاریخ طبری کا ترجمہ بھی شائع ہوتا ہے۔ (۴) کچھ حصہ خبروں کا بھی ہر اخبار میں رہیگا اسکے لیے بھی خاص طور پر اہتمام کیا ہے جو اسلامی خبریں اکثر عربی اخبارات سے منتخب ہونگی۔

شرح اُجرت اشتہار

اشتہار دینے والے خوش ہوں کہ النجم نے نہایت اعلیٰ اشتہارات کی اجرت اس سال سے منظور کر لی ہے۔ چونکہ مذہبی اور علمی ہونیکے باعث سے یہ اخبار اپنے ناظرین کی نظر میں بہت معزز ہے اور بفضلہ اسکی اشاعت بھی زیادہ تر معزز اور اعلیٰ طبقہ میں ہے لہذا اشتہار دینے کا موقع جہانتک اجرت اشتہار بہ کفایت لکھی جاتی ہے اب اسمیں تخفیف نہو گی۔

(۱) عہ سے کم اجرت کا اشتہار شائع نہو گا۔

(۲) اتفاقی اشتہار فی سطر کالم ۲ر۔

(۳) ضمیمہ چار صفحہ یا چار صفحہ سے کم ہو تو ۵ روپیہ فیصدی۔

(۴) اخبار کے صفحات پر اگر اشتہار چھاپا جائے تو اسکی اجرت با نقشہ ذیل میں دیکھو۔

	نصف کالم	ایک کالم	دو کالم	تین کالم
ماہوار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سہ ماہی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ششماہی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سالانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حامداً و مصلیاً

النجم لکھنؤ

یوم جمعہ ۷ - ذیحجہ ۱۳۲۳ھ

جاپان میں اشاعت اسلام

خدا کا شکر ہو کہ مسلمانون نے اس ضرورت کا احساس کیا اور اسکی طرف متوجہ ہو چلے لیکن اب زیادہ سوچنے کا موقع نہین ہو بلکہ کام کرنے کا وقت ہو - ہم میں اور خرابیان ہیں وہان سب سے بڑی اور خطرناک خرابی یہ ہو کہ اول تو ہمین اپنی ضرورتون کا احساس نہین ہوتا اور اگر ہو ابھی تو اسکے تدابیر سوچنے مین ہم سارا وقت گذار دیتے ہین اور بالآخر اُسوقت مستعد ہوتے ہین جب وقت نکلجاتا ہو -

اس وقت مین نہایت خوشی سے جناب شیخ محمد احسن صاحب گرامی کا خط درج کرتا ہون

نامہ جناب ممدوح

مکرمی مولانا صاحب - سلام مسنون - آپ نے النجم کے متواتر نمبرون مین مسئلہ اشاعت اسلام جاپان کا [illegible] عام محبان ملت کی شان توجہ اپنے طرف منعطف فرمائی ہو [illegible] وہی [illegible] اسکے متعلق [illegible] ایک مضمون جس [illegible] لہذا ملتمس ہون کہ سطور ذیل پر جو وجہی [illegible] اور النجم کے کسی گوشہ مین جگہ دیکر ناظرین کو [illegible] کا موقعہ عنایت کیجئے تاکہ جو سلسلہ اس مقصد عظیم کا شروع ہوا ہو وہ جلد تجویز سے عمل کی صورت مین رجوع کرے -

میری ناچیز رای اس معاملہ پر مکمل [illegible] ہو سکا اعادہ کرنا مناسب نہین معلوم ہوتا لیکن [illegible] ضروری ہو کہ وطن موروضہ ۱۲ جنوری [illegible] سے واضح ہوتا ہو کہ خواہ یہ قرار دیا ہوا اور کوئی [illegible] ہو ہرکیف اُس تجویز کے ایک صورت مے [illegible] اختیار کر لی ہو -

داعظان اسلام کا وفد روانہ ایک اہم کام ہو اور وہ ایسے غیر مستقل یا معمولی طریقہ سے نہین روانہ ہو سکتا جس کا ہم ہو چنا ممکن ہو بلکہ اسکو فرض کیا جا سکتا ہو کیونکہ وہانتک پہنچنے ہی کے مصارف کچھ کم نہین ہین بغیر اصحاب وفد کے ذاتی مصارف رعایت ضروریات جاپان ہے خفیف سے خفیف نہین جو بیس پچیس یا پچاس روپیہ ماہوار سے چل سکے اور وہ ماننے کے نہین ہو کہ داعیان اسلام بوریہ نشینی و فاقہ کشی کیساتھ دعوت اسلام مین کامیابی حاصل کر سکین کیونکہ سب سے پہلے لوگون کی نگاہ داعیان کی معاشرت پر پڑتی ہو اور اُسی سے برکات مذہبی کا اندازہ کیا جاتا ہو خصوصاً جاپان جیسے متمدن ملک مین تو بغیر اعلیٰ درجہ کی معاشرت کے پبلک کے متوجہ ہونیکی بھی امید نہین لہذا یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ اگر وفد روانہ کیا جائے تو اسکے واسطے بڑی گہری رقم صرف کرنیکی ضرورت ہو گی اور اسوقت تک جتنے کام ہماری قوم نے شروع کئے ہین اُن پر جس حد تک کامیابی ہوئی ہو وہ ہمین اس نتیجہ مین کامیاب ہونیکی امید نہین دلاتے اگر کسیکو اس بیان مین شک ہو تو علیگڈھ کالج اور ندوۃ العلماء سے لیکر حمایت اسلام لاہور اور انجمن ہای [illegible] تک جتنے بڑے بڑے جتنے کامون کے چندون پر وہ نظر کر لیگا تب ہمارے کلام کی تصدیق کرنی پڑیگی - فراہمی چندہ کی اہمیت پر نظر کرکے مجھے بسہولت یہ طریقہ بہت زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہو کہ سردست ہم دو امر کرین شیاح تاری سرفراز حسین عزمی دہلوی اور مسٹر احسان تنیش چینی کی ہرطرح اعانت کیجائے جس سے بجونہ تمام الحمد پوری کامیابی کی امید ہو کیونکہ یہ صاحبان اسوقت جاپان مین موجود اور اپنے ذاتی مصارف کیلئے ہماری اعانت سے مستغنی ہین - جیسا کہ آپ کو کیل کے گزشتہ نمبرون کے ذریعہ سے حال تنیش چینی کا معلوم ہوا ہوگا وہ گرامیان معقول ہو چکی ہون کہ وہ برابر تبلیغ کا ہر وعظ کہتے ہین اور کیمبرج تحقیقات اور ہان جاپان نے اکثر مسائل اسلام پر بحث کرکے تسلیم کیا بلکہ مسئلہ توحید مین ہی ساتھ ہو چکی ہے لیکن اپنی تسکین کے واسطے اُس نے مسٹر تنیش کے مباحثہ کو حسب دلخواہ ملکی علماء کی رائے توحید کے باب مین اختیار کر لی ہو -

باب مین طلب کی ہو ان واقعات کے معلوم کرنیکے بعد اس امر کا فیصلہ کرنے مین ذرا بھی پیش نہین رہ جاتا کہ اب ہمین وفد بھیجنے کا خیال قطعاً ترک کر دینا چاہئے کیونکہ وفد کا سرمایہ اور راسی کیلئے حسب دلخواہ اصحاب کا ملنا دو طلب امر ہو اور توقف کسیطرح مناسب نہین خدا نہ کرے کہ مسٹر حسان تنیش نے نہایت ہی دانشمندانہ اصول سے اشاعت اسلام کی بنا ڈالی ہو انہون نے اپنا مذہب اس کمیٹی اور بیان تبلیغ یون کرتا ہے کہ خود مسئلہ کا ذوق سے دکھائی اگر انشاء اللہ مسئلہ توحید کی نورانیت سے کمیٹی مذکورہ کے ممبران کے قلوب منور کر دئے اور اسلام شاہی مذہب قرار پا گیا تو تمام جاپان مین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ڈنکا بج جانا انشاء اللہ ایک ہی مارنے کا کام ہے اسلئے میرے خیال مین بہت ہی مناسب ہو گا کہ براہ راست یا بذریعہ قاری سرفراز حسین صاحب سب سے پہلے حسان کی رائے لینا چاہئے کہ اُنکے مقصد کے کامیابی کیواسطے کیا اسباب مہیا کئے جائین اگر وہ علمی مسائل مانگین تو وہ دئے جائین اگر مضامین چاہتے ہون تو وہ دینا چاہئے علاوہ بریں کہ جو کام بھی ہو حسان کی رائے اور انکے مشورہ سے ہونا چاہئے تاکہ اشاعت اسلام کی تمام ذریعہ ایک ہی مرکز پر جمع رہین تین تیرہ ہو کر بے نتیجہ نہ پیدا ہونے پاوے - اس صورت مین ایک فائدہ یہ بھی ہو کہ حسان چونکہ جاپان کے ہمسایہ ہین انکو اہالی جاپان کے عادات کا بھی علم ہو آسان ذریعہ سے شیوع اسلام کے پیدا ہو جائینگے اور ایک بڑا فائدہ یہ ہو گا کہ چین مین اسوقت تک ایک ہی مذہب حنفی رائج ہو اسواسطے جاپان مین فرقہ جات کے جھگڑے پیدا ہو کر کوئی رکاوٹ نہ ہونے پائیگی -

چونکہ جاپان مین مالی ابھی کمیشن جاری اور بل [illegible] مقیم رہے ہین اس موقع پر وفد کے مقابلہ مین انکی امداد بہت زیادہ مفید و کامیاب ہونے کی امید ہے مولوی عبد السلام رفیقی نے انگوٹھوں سے کتابین بھیجنے کا انتظام کر رکھا ہے بعض مسلمان صلاح دے رہے ہین کہ موجودہ جاپانی اسکالرون [illegible] کی مدد کرین اسکے علاوہ مولوی آفتاب الدین [illegible]

تو وہان سے نکلتا ہو جاپان جاتا ہو اسلئے مناسب ہو کہ ایک فنڈ قائم کرکے اسکی آمدنی سے اس قسم کے رسائل و پرچے یکی کاپیان کثرت جاپان ہو بانیکا انتظام کیا جائے۔ مالکان رسالہ کو چاہئے کہ خواہ تو صرف لاگت یا اوسط لاگت کو اپنے رسائل کی قیمت اس فنڈ سے حاصل لاگت لیا کرین یا اور کوئی طریقہ تخفیف قیمت کا تجویز کرین۔ اسلئے بہت سی کاپیان جایا کرین ان کاپیون کی نسبت اگر ضرورت ہو تو اصحاب بجو جو جاپان سے مشورہ لے لیا جائے کہ کن کن مقامات پر بھیجی جائین یا کیونکر تقسیم کیجائین۔ بلکہ مناسب ہو تو جسان سے خواہش کیجائے کہ وہ کیسی تحقیقات مذاہب کے ذریعہ سے بامنابطہ انکی اشاعت کرائین اور جاپانی اخبارات مین ان کے نقل در نقل کا سلسلہ شروع کرا دین

خدا کے فضل سے مضامین لکھنے والے علماء کی آپ کے یہان کمی نہین ہے چند بزرگوارون کے نام بھی لکھدئے ہین اُن سے یا اور جن اصحاب سے مناسب ہو تحریک کیجائے کہ وہ خامہ فرسائی کرین بلکہ عند الحاجت اسی فنڈ سے اُجرتی مضامین بھی لینے کی کوشش کیجائے اور ریویو آف ریلیجنز پنجاب اور علیگڈہ منتھلی اور اسٹیٹ گزٹ مین انکی اشاعت اردو و انگریزی دونون مین کیجائے البتہ یہ بہت ضروری ہو کہ ایسے مضامین کی فراہمی کا صرف ایک مرکز قرار دیا جائے اور چونکہ آپکو مستقل ماہوار چندہ ملنے کی امید دلائی گئی ہو اسلئے نہایت مناسب ہو کہ النجم اسکا ذمہ دار و کفیل بنے اور ایک ہوشیار کارکن کفایت شعار جوشیلا اور دیندار مسلمان انگریزی دان جو لیبی تنخواہ سے انکے مقرر کیا جائے کہ وہ ان مضامین کا انگریزی مین ترجمہ کرکے اشاعت کیواسطے بھیجے اور جسقدر کاپیان جاپان بھیجوائی جائین ان کا اہتمام سب اس کلرک کے سپرد اور النجم کے نگرانی مین رہے

خدانخواستہ اگر اسلامی اخبارات اسطرف توجہ نکرین تو یہی ممکن ہو کہ ایسا ہفتہ وار یا پندرہ روزہ ایک ضمیمہ جناب خود النجم کے ساتھ جاری کر دین اور اس صورت مین علاوہ اس خاص دینی خدمت کے عام توجہ النجم کیطرف بڑھ جائیگی اب ہی سے مجاہدین جاپان اور ریکارڈ و کو مسلمان بناکر معین الدین عصر یا محی الدین روزگار کا خطاب قوم و مذہب سے پائین

ایک صورت اس اعانت کی یہ بھی ہو سکتی ہو کہ ہفتہ وار یا پندرہ روزہ ایک پرچہ مسٹر ان شیش مسٹر نیک روز۔ یا قادری صاحب کے نگرانی مین وہین جاپان مین جاری کیا جائے اور اُسی کے واسطے مضامین اور مالی امداد یہان سے بخوبی ہوتی رہے

یہی صورتین ایسی ہین کہ جن سے آپ کچھ کر سکینگے اور جلد کر سکین گے اور اگر امروز فردا چندہ کا راستہ دیکھا گیا اور کہین جنرل بوتھ یا اور کوئی تبلیغی پادری پہونچگیا تو جو کام ابھی آسانی سے ہوگا تب بدقت ہو گا اگرچہ جاپان جیسی زندہ دل قوم سے یہی امید ہو کہ وہ شرک و ضلالت کے طوق مین گردن پھنسانا پسند کریگی

مولانا بسم اللہ کرکے حجاز ریلوے فنڈ کیطرح اشاعت اسلام فنڈ کھولدیجئے انشاء اللہ سہرا آپ ہی سر رہیگا۔ البتہ یہ ضرورت ہو کہ اس فنڈ کے متعلق دو ایک جلسے کرکے کچھ چندہ وصول کر لیا جائے تاکہ کام شروع ہو جائے اور اشتہارات کا سلسلہ چھڑ جائے اور معزز اسلامی اخبارات کی اس طرف متوجہ ہون۔ اس طریقہ سے ہندوستانی مسلمانون کے اصلاح مذہب کا کام بھی بخوبی چل نکلیگا اور انگریزی تعلیم کا زہر ہلاہل تریاق سے دور ہو جائیگا واللہ المستعان

وعلیہ التکلان فقط الراقم فقیر محمد احسن بگرامی

اسکے بعد اور خطوط بھی اس مضمون کے متعلق میرے پاس پہونچے مولوی سید ابو الفتح صاحب سب جج سرار بار دضلع مظفرگڈہ نے مجھے اطلاع دی ہو کہ جناب سید علی حسین صاحب زمیندار موضع گمترلیا ضلع مظفرپور نے مبلغ صہ روپیہ نقد دینے کا وعدہ کیا ہو

اب مین یہ مناسب خیال کرتا ہون کہ ابھی طور پر چند اہل الرای احباب سے مشورہ کرکے اس مبحث کا پوری طرح فیصلہ کرا لون کہ آیا کیا طریقہ اشاعت اسلام کا جاپان کیلئے ہمکو اختیار کرنا چاہئے۔ آیا وفد بھیجا چاہئے یا کسی رسالہ کی اشاعت مناسب ہو اور کب سے اس کام کا افتتاح ہونا چاہئے اور چندہ کہان جمع ہونا چاہئے۔ المختصر اسکے تمام جزئی و کلی انتظامات کے متعلق مشورہ کرکے جو کچھ طے پایا جائیگا سادہ مین عمل مین لاؤنگا ۱۴ ذیحجہ کو تو اخبار کی تعطیل ہی ہو انشاء اللہ ثانی ۲۱ ذیحجہ کے پرچے مین تمام کارروائی اسکی چھاپی جائیگی مین امید کرتا ہون کہ تمام دیندار مسلمان اس کار خیر مین میری مدد کرینگے اور ۲۱ ذیحجہ تک مجھے اپنی اپنی رای سے مطلع فرما دین گے۔ مین خدا کا نام لیکر اس کام کو شروع کرتا ہون اور وہی اس کام کو انجام تک پہونچانے والا ہو

اطلاع ضروری

مین پہلے اس بات کو ظاہر کر چکا ہون کہ سال بھر مین دو تعطیلین النجم کیلئے مقرر کیگئی ہین (۱) ۲ شوال عید الفطر کی تعطیل (۲) ۱۴ ذیحجہ کو عید الاضحی کی تعطیل۔ تمام اخبارات علاوہ ایک سالانہ تعطیل کی اور بھی بہت سے مواقع مین تعطیل کر دیا کرتے ہین مجھ دو سے بھی زائد ہوجاتی ہین لہذا مین امید کرتا ہون کہ ناظرین النجم ان تعطیلون کو بخوشی منظور فرمائینگے ۱۴ ذیحجہ کو اخبار شائع نہوگا

چونکہ اسمرتبہ اخبار کے ہمراہ کچھ احکام قربانی و نماز عید کے ہین لہذا یہ منظور ہوا کہ اخبار کچھ پہلے شائع ہو جائے اسوجہ سے دیلیو کی روانگی ملتوی ہوئی اور ترجمہ تاریخ طبری کے صفحے اور المضامین عنقریب شائع ہو سکیگی اور مناظرہ کے صفحے اسمرتبہ بھی اخبار کے ساتھ نہین ہین انشاء اللہ ۲۱ ذیحجہ کے پرچے مین اسکی تلافی ہو جائیگی و نیز تمام بقیہ اجزاء جلد دوم بھی اسیوقت بذریعہ ویلیو بھیجے جائینگے والسلام

سفر حجاز مقدس (نمبر ۲)

مسلمان کے نزدیک بھی معتبر ہوگی اور چونکہ سفر کا قافلہ کا رجسٹر ابھی دو دن کھلا رہیگا اسلئے سو سے بچے ہوئے نام اسمین ضرور درج ہو جاینگے - چنانچہ اگلے روز علی الصباح شام سوے پر سوار ہو کر مین قنصلات کی کچہری پہونچا اور باقی ماندہ چار نام پیش کئے - اسوقت ناظم صاحب باہر کچہری مین تشریف نہ رکھتے تھے سالار صاحب - منشی صاحب - جمعدار صاحب تینون اصحاب بیٹھے تھے - میدان کھلا ہوا تھا - دل ڈوک کے پردے اٹھے ہوئے تھے کھلم کھلا گفتگو کی نوبت آئی اور منشی صاحب بولے کہ اب جناب اب کسی نام درج رجسٹر نہوگا رجسٹر بھر چکے - مین نے اپنی غلطی کا معذرت کے طور پر اظہار کیا اور نہایت عاجزی کیساتھ خوشامدانہ طور پر معافی کی درخواست کی - اسپر منشی صاحب بولے کہ ہمارا حق [illegible] فی کس ہر کل تیس آدمیون کے شرکت کے بحساب [illegible] مبلغ [illegible] ہوتے ہین جسمین [illegible] وصول ہوئے اور مبلغ [illegible] آپ کے ذمہ واجب الادا ہین - رقم سابق مع ان چار ناموں کے دو در روپیہ ملا کر ادا کیجئے تو نام درج رجسٹری فکر کیجائے اسی وجوب ادا کے فقرے اور رجسٹر کے لجہ کی بھولی رقم بلکہ رشوت کو واپس کردہ روپیہ کی واپسی پہ طلاق مزن کے ہجوم نے جو تغیر پیدا کیا وہ اسپر طرہ یہ ہوا کہ اس بیباکی اور صفائی پر حیران ہو گیا مجبوراً مساۃ قافلہ محمد سراج عرب صاحب کو عربی النسل اور ثقہ صورت سمجھ کر قول صادق پر گفتگو کا پہلو پھیر کر مین نے عرض کیا کہ جناب مین ناکردہ گناہ کس جرم مین ماخوذ ہوا ہون کیا یہ [illegible] روپیہ مجھسے وصول کیجئے گا مین تو یہ رقم واپس دے چکا - کل البتہ [illegible] فی کس کے حساب سے لایا تھا مگر سالار صاحب کے فرمانے سے صرف ادا کرکے اپنے آپکو سبکدوش سمجھ چکا تھا - آج یہ نئی بات کیسی!

منشی صاحب بولے کہ سالار صاحب بیٹھے ہین اُنسے دریافت کیجئے مین نے اُدھر کو رخ پھیرا تو سالار صاحب کل والے ہی نہ سہی تھے نہایت بیرخی اور روکھے پن سے فرمایا مینے [illegible] دس آدمیونکے بتلانے تھے آپ نے تیس کو شامل کیا ہو تو حقیقت مین سولہ ادا کرنا چاہئین

مولانا النجم - اس ترازو اور کو دیکھا اور عجیب [illegible] جواب کر سنکر مجھ حیران ہو گیا دل مین بہتیرے پیچ و تاب آئے مگر کیا کرتا مجبور تھا اور خود ضرورتمند - مین نے جبر کیا کہ احسان بطور سفارت واپس ہوکر رفقا سے آپ کا جواب عرض کرونگا شرکت قافلہ منظور کریگا وہ [illegible] ادا کر دیگا اور جو نہ ادا کریگا اسکی رقم قرنطینہ واپس ہو جائیگی آپ اسکو اپنے قافلہ مین شریک نہ کرین مگر اسوقت کی میری محنت اور شامت کی آمد برآمد کے کرایہ کا رائگان نہ کیجئے ان چار اشخاص کے متعلق پورے پیسہ کے حساب سے لیجئے - چونکہ سالار صاحب اور منشی صاحب فی ضرورتمند سمجھ لیا تھا اور ضرورت بھی کیسی سخت کہ [illegible] کی تفریق سفر اسلئے اس حالت کو اپنی رقم سابق کی وصولیابی کا ذریعہ گردانا اور صاف جواب دیدیا کہ اول وہ رقم لے آئیے اسکے بعد کوئی بات کیجئے - اس کورے جواب اور نہایت شرمناک نظر پر دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے - غصہ کیوجہ سے بدن کپکپانے لگا کہ اللہ اکبر یہ مقدس عربی صورتین اور یہ مسلمان مقدس خدمت کے سر انجامی پر مامور ہونیوالے اسلامی ملازم اور رشوت کو حق سمجھ کر اس سختی اور دباؤ کیساتھ وصول کرنا چاہتے ہین تیس چالیس پاس کا گشت حصول مبلغ [illegible] مین کسی دلال کی معرفت بلا احسان بھی ممکن بلکہ سہل تر ہو اسی خیالین بغرض اتمام حجت ناظرین نے عرض کیا کہ ان چار اصحاب کو مستثنیٰ حق لیکر مطمئن کر دیجئے اور باقیماندہ اصحاب کے قضیہ کا تصفیہ مجھپر چھوڑئے یا اپنا آدمی ہمراہ بھیجدیجئے تاکہ جو صاحب سفر مرد دیگر منظور کرین وہ رقم ادا کرین ورنہ انکی رقم قرنطینہ واپس فرما کر رجسٹر سے نام خارج کر دیجئے مگر افسوس کہ کوئی ٹس سے مس نہوا اور سالار صاحب نے یہی جواب دیدیا کہ ان ہان آدمی کو لیجائیے جو شخص [illegible] ادا نہ کریگا وہ شریک قافلہ نہو سکیگا - اسکی رقم قرنطینہ واپس ہو کر نام خارج ہو جائیگا اور اس قضیہ کے ختم ہونے پر ان چار وکی متعلق ذکر کیجائیگی چونکہ مین اس سفارت مین بہت کلفت اُٹھا چکا تھا خصوصاً اس لکھنے اور امر ناجائز کے متعلق کھلی گفتگو سے غصہ سے بیتاب ہو چکا تھا مگر اظہار قرین مصلحت نتھا ناکام خاموش ہو کر چلا آیا اور دل مین ٹھان لیا کہ جملہ رقم قرنطینہ واپس کر لیجائے اور دلال کی معرفت آٹھ دس روپیہ دیکر چالیس پاس منگا لینے چاہئیے مگر یہ تصفیہ ناظم صاحب کے سامنے کیجئے ہو تو بہتر ہو - میں شام کا منتظر رہا جبکہ ناظم صاحب کی بعد علم کے مسافرخانہ مین آنیکی گرم خبر تھی

یہ مضمون اسی قدر تھا اب آیندہ انتظار ہے کہ باقی حالات مولانا ممدوح بھیجین تو ہدیہ ناظرین کئے جائین

انجمن رفاہ الاسلام الہ آباد - اس انجمن نے چند ماہ کا عرصہ گذرا کہ ایک یتیم خانہ کھولا تھا اور اسمین چند لڑکے مسلمان یتیم داخل بھی ہوئے تعلیم و غذا اور انکے پرورش کیواسطے کوئی سرمایہ نتھا اور نہ بظاہر کوئی امید تھی - شیخ عبدالصمد صاحب تعلقہ دار خواجان ضلع الہ آباد بھی اس انجمن کے ممبر تھے جب کوئی تدبیر بجز معمولی و قدر قلیل چندہ کے نہ بن پڑی تو ناگہان شیخ صاحب مذکور شد کے دل مین خدا نے رحم ڈالا کہ اس یتیم خانہ اور مدرسہ کیواسطے کافی ذخیرہ جمع کرین اپنی دریا دلی سے مدرسہ کیواسطے ماسو روپیہ ماہوار مقرر کر دیا اور چاہتے تھے کہ سو روپیہ ماہوار اور بھی کسی کام کے لئے وقف کرین جناب شیخ شمس الدین صاحب وکیل سے اس بات مین مشورہ کیا تو انھون نے اس یتیم خانہ کی یاد دلائی کہ اسکی اعانت کرنا نہایت ہی ضروری بات ہے اس تحریک پر شیخ صاحب نے بغیر خواہش خالصاً لوجہ اللہ و خوشنودی رسول اللہ جنت کی خریداری مین سو روپیہ ماہواری اس یتیم خانہ کیواسطے ہمیشہ کیلئے وقف کر دیا اور جنوری ۱۹۰۶ع کے مہینے کا سو روپیہ انجمن مین بھیجدیا اور وقف نامہ بنام مولوی ولایت حسین صاحب خلف مولوی محمد حسین صاحب مرحوم اور انکے خاندان اور اولاد کے نام [illegible] کے اسٹامپ پر لکھدیا کہ جسکی رجسٹری دو ایک روز مین ہو جائیگی حقیقت مین دین و ملت کی حمایت کیلئے اسقدر سرمایہ وقف کر دینا آسان بات نہین ہے فی الواقع اس زمانہ مین ایسا کام کرنیوالا ولی کامل کے مرتبہ سے کم نہین ہے شیخ صاحب نے دراصل قوم پروری نہین بلکہ اسلام پر احسان کیا اس ضلع مین بعض دولتمند ایسے ہین کہ اگر چاہین تو وہ بھی کوئی ایسا کام کر سکین لیکن اللہ جسکو مرتبہ دینا چاہتا ہے انھین سے ایسے کام لیتا ہے عموماً مسلمانون کو اور خصوصاً الہ آباد کے لوگون کو ایسے شخص پر اگر فخر ہو تو حقیقت مین ناسپاس ہین اللہ نے غیب سے یہ سامان ان یتیم بچون کے لئے کر دیا جسکا وہم و گمان نہ تھا ؎

مردے از غیب برون آید و کاری بکند

قوم اور یتیم اُنکے حق مین ہمیشہ ہمیشہ دعای خیر کرین گے جزاہ اللہ خیر الجزاء - اسکے سوا یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سال آیندہ مین شیخ صاحب سفر حج مین حاضر حرمین شریفین ہونیکا عزم رکھتے ہین اور ارادہ ہے کہ وہاں بمکہ معظمہ و مدینہ منورہ جس جگہ پانی کی ضرورت اشد ہو وہان ایک عمدہ کنوان بلحاظ کثیر تیار کر دین کہ حجاج اور زائرین کو تکلیف نہو جبتک یہ کنوان تیار نہوگا وہان سے معاودت نہ کرین گے -

انشاء اللہ [illegible] اللہ خیر [illegible] این سعی حق ثابت باد [illegible]

مقدمہ جرأ مولوی مقبول احمد

اکبرپور سنی کلب ضلع فیض آباد

نہ ہم صدمے ہی دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یہ رسوائیاں ہوتیں

اس مرتبہ جلسہ اہلسنت والجماعت نے ایک بہت بڑا سنی کلب مرتب کیا تھا اور دور دور سے مشاہیر علماء اور بزرگان دین تشریف لائے تھے سنی کلب کے نمود و انتظامات قابل قدر و داد تھی۔ غربای اہلسنت و مظلوم سنیوں کا بھی خاص کر شوکت اسلام کا ایسے موقعہ پر اخوت اسلامی و جوش ایمانی کو ظاہر کرنا خاص ۲۲ جنوری ۱۹۲۰ء کو مقدمہ مذکور میں بحکم پیش ہوا۔ مولوی محمد یعقوب صاحب حوض قاضی دہلی و مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب مٹیا محل دہلی۔ و مولانا مولوی حافظ عبدالاول صاحب جونپوری عدم تعمیل سمن سے غیر حاضر رہے۔ چونکہ شیعی کے بیرسٹر مسٹر جیکب صاحب سے کاڑی چھوٹ گئی تھی لکھنؤ سے اُس نے تار دیا تھا۔ عدالت کو اسوجہ سے اسکا انتظار کیا گیا۔ مقدمہ پیش ہونے پر مسٹر جیکب صاحب بیرسٹر ملزمان نے دیگر نو نفر گواہان صفائی کو جو دیگر ملزمان شیعہ لیے مسمیان مہدی کربلائی۔ نجف علی جولاہہ۔ فتح و لال رضا دلال وغیرہ مدعا علیہم کے صفائی کے تھے شہادت سے بری کر دیا کیونکہ جملہ گواہ خلاف ہوگئے تھے۔ برجیس [illegible] خانصاحب نائب تحصیلدار اکبرپور کے جو مذہب شیعہ میں ہیں اور نہایت ہردلعزیز اور بلا تعصب شخص ہیں اگرچہ اُنکے طرح طرح کے دباؤ ڈالے گئے جسکو اُنھوں نے صاف لفظوں میں حکام سے بھی ظاہر کر دیا تھا اور اس تقیہ بازی سے تبرّہ کے بابت صاف گواہی سے انکار کر دیا تھا۔ حتی کہ تعمیل سمن پر بھی لینے سے ملاقات تک نہ کی اسوجہ سے یہ سب گواہ خراب ہوگئے تھے جو چھوڑ دیئے گئے اور پیش نہیں ہوئے۔ اگرچہ اُس غریب کا ایک بنک تبادلہ جالون کا ہوگیا۔ پیشی کے روز دوبارہ لکھنؤ میں اکبرپور چھوڑ دیا جس سے اُنکی جدائی سبکو شاق ہے۔ ملزم شیعی نے ایک اور درخواست کی جسمیں اصل روزنامچہ و رپورٹ حافظ حبیب اللہ مدعی وغیرہ و رپورٹ سب انسپکٹر جلالپور مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۱۹ء معہ تحریر کنندہ ہیڈ محرر منشی محمد جعفر و علی حسین شیعہ کانسٹبل مددگار محرر تھانہ جلالپور بغرض تصدیق کے واسطے طلب کیا جو گذری۔ اور منجانب مدعیان حافظ حبیب اللہ وغیرہ ایک درخواست طلبی روزنامچہ تصدیق تلاشی مقدمہ دفعہ ۲۹۵ تعزیرات ہند متعلقہ گواہ صفائی مسمی جنگ بہادر جسمیں جیرو بیجی لال و گوہر علی سب انسپکٹر ان نے تحقیقات کی تھی گذری جو بحث میں دکھائی جائیگی ۲۳ جنوری ۱۹۲۰ء کو مولانا مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کا قریب دو ہزار اہل سنت والجماعت نے ریلوے اسٹیشن اکبرپور پر بڑی تعظیم و تکریم و ہجوم و ازدحام سے استقبال کیا اور بہت باعزت سنی کلب تک لائے اور قیام گاہ میں ایک مخصوص خیمہ میں اُتارا و دیگر علماء بھی موجود تھے۔ اہل سلام جوق جوق اُن حضرات کی خدمت بڑی سرگرمی اور خوشی سے کر رہے تھے اور فخر کرتے تھے اور ہزاروں آدمی زیارت کر رہا تھا چونکہ مولانا ممدوح کو معہ دیگر علماء مذکورہ کے جو غیر حاضر رہے ملزم شیعی نے طلب کر لیا تھا۔ لہذا عدالت نے نہایت تعظیم و تکریم سے مولانا موصوف کو عدالت میں کرسی پر جگہ دی اور بہت ہی خندہ پیشانی سے مولانا مذکور سے تفسیر و تشریح در بارہ مسجد محلہ و جامع مسجد ولفظ لعنت و تقیہ و تبرّہ کے اظہار لئے اور ملزم شیعی بیرسٹر مسٹر جیکب صاحب نے کتاب ردالمختار و صواعق محرقہ و کنزالعمال پیش کیں اور مولانا ممدوح سے دریافت کیا کہ یہ کتابیں آپ کے مذہب میں مستند ہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ کتاب نمبر ۱ ردالمختار فقہ میں مستند ہے نہ کہ حدیث میں کتاب نمبر ۲ صواعق محرقہ فن مناظرہ کی ہے کتاب نمبر ۳ کنزالعمال یہ صحاح ستہ میں نہیں مستند ہے گو اسمیں بھی حدیث ضعیف ہیں۔ اسکے بعد مولانا سے جرح کیگئی اور دوران جرح میں شیعوں کے اصول کافی و فروع کافی کی عبارت پڑھوائی گئی اور معنے کہلوائے گئے در بارہ تقیہ کے جسکو مولانا صاحب نے نہایت خوش اسلوبی اور عمدگی سے ثابت کیا اور عدالت کو سمجھا دیا کہ اور یہ بھی ظاہر کیا کہ اہلسنت کے یہاں جائز ہے کہ اگر تبرّا کہا جائے تو تبرّائی جان سے مارا جائے تو ثواب ہے۔ ان جملوں پر مولانا کے ملزم شیعی و نیز دیگر ملزمان شیعہ اور تماشائی شیعوں کے چہروں کا رنگ فق ہوگیا اور جسکو تقیہ کا تار تار الگ کر کے دکھا دیا گیا تو مدعا علیہم نیز دیگر شیعوں کی گردنیں نیچی ہوگئیں۔ ملزم شیعی نے کتاب کلینی وغیرہ کے بابت کہا کہ یہ کتاب معتزلہ کے تصنیف سے ہیں۔ ملزم شیعی نے دو شخص یعنی بلا سنی مسمیان افضل حسین و محمد عمر ساکنان جونپور و مچھلی شہر بغرض اس ثبوت میں کہ وہ پیشتر سنی تھے اب شیعہ ہوگئے ہیں جبکہ ملزم شیعی کے وعظ کو سنا اور تحقیق مذہب کی۔ جرح میں اُن ہر دو سے جو سوالات کئے گئے اگرچہ واجبی تھے کہ اُنکو شرم گئے چونکہ ہر دو کٹے غالی شیعہ تھے۔ مگر برائے نام سنی بنکر آئے تھے گویا محض تصدیق تقیہ کو لایا گیا۔ کہ اس قوم میں تقیہ کا کسقدر رواج ہے۔ دین کے دس حصہ جسمیں نو حصہ تقیہ اور ایک حصہ دین ہے جسکی بنیاد اسطور سے چلی جاری ہے آخر کار عدالت نے خود ہی ظاہر کیا کہ یہ گواہ فضول ہیں بیکار پیش کیے گئے نفس مقدمہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ملزم شیعی نے ایک استفتا بھی متعلق مسجد نزدیک دو دکھ جو مولانا ممدوح کا مہری و دستخطی تھا تصدیق کی غرض سے پیش کیا۔ مولانا استفتا کو دیکھکر فرمایا کہ منشی نور الحسن جو شیعہ مذہب اور کاپی نویس لکھنؤ کا رہنے والا ہے جسکو بخوبی جانتا ہوں اور اسوقت بھی ملزم شیعی کے پیچھے بیٹھا ہے کے ہمراہ ایک شخص طویل القامت شریف صورت سنی بنا ہوا تھا یہ مجھسے استفتا لکھوا کر لے آیا ہے اور وہی ہمراہی یہاں عدالت میں موجود ہے اس فتوی کی تصریح و تشریح مولانا نے کر دی کہ گو یہ فتوی ہی غلط تھا لہذا اولیا ہی حکم لکھا گیا تھا۔ جسمیں دو دو مسجد دکھائی گئی ہے یکجائی جامع مسجد کے تقیہ کا یہ بڑا ہو کہ تحریر میں بھی تقیہ کیا جاتا ہے جسکے عوض اپنے حق کا چھپایا اور دھوکا دیا ہے۔ ملزم شیعی نے آیندہ اب کوئی اور گواہ کسی قسم کا نہیں دیا مگر ملزم شیعی نے ایک خط مسٹر کالون صاحب بیرسٹر الہ آباد کا عدالت کو ملاحظہ کرایا جسمیں مسٹر کالون صاحب کا یہ منشا تھا کہ بحث ۱۲ - یا ۱۳ - فروری کو کیجائے اور وقت دیا جائے جسکو عدالت نے نامنظور کیا اور صاف لفظوں میں کہا کہ آیندہ کوئی تاریخ ہرگز نہ کیجائیگی ۲۶ و ۲۷ جنوری ۱۹۲۰ء کو بحث ضرور ہوگی جو مقرر کر چکی ہیں لہذا اب جملہ کارروائی بند کیجاتی ہے امید ہے کہ اب اس مقدمہ کا خاتمہ ۲۶ و ۲۷ - جنوری کو ہو جائیگا اور آخر حکم بھی بہت جلد سنا دیا جائیگا منجانب اہلسنت مدعیان مسٹر لنکن صاحب بیرسٹر ایٹ لا لکھنؤ اور منجانب ملزمان مسٹر کالون صاحب بیرسٹر الہ آباد بحث کرنے کیلئے مقرر ہوئے ہیں "ملزم شیعی خود معہ مسٹر جیکب صاحب بیرسٹر کے آج شب کو الہ آباد گیا ہوا ہے۔"

بحث مسٹر لنکن صاحب بیرسٹر ایٹ لا منجانب مدعیان

واقع ۲۶ جنوری ۱۹۲۰ء

مسٹر لنکن صاحب بیرسٹر ایٹ لا نے منجانب ثبوت تین گھنٹہ کامل بحث کی عدالت نہایت موثر اور مخاطب تھی مجمع بڑی کثرت سے تھا ملزم شیعی کہتا ہے کہ شیعوں کو میرے ساتھ عناد کی دو وجہ ہیں (۱) میں پہلے سنی تھا بعد کو شیعہ ہوا (۲) میرے بیان سے اکثر سنی شیعہ ہو جاتے ہیں مگر

پہلی وجہ کا ملزم شیعی نے کوئی ثبوت پیش نہیں کیا گو کہ لازم اسکو لازم تھا کہ وہ شخص جو اسکو سنی ہونیکی تہمت جانتے ہیں پیش کرتا یا جس شخص نے اسکو شیعہ کیا ہو اسکو پیش کرتا۔ علاوہ اسکے غضنفر علی جو اسکے باپ کا نام بتاتا ہے یہ نام اکثر شیعوں کا ہوتا ہے اور اگر یہ مان بھی لیا جاوے کہ وہ سنی تھا تو اس کا کیا ثبوت ہے کہ وہ ملزم شیعی کا باپ تھا اور کون اسکو جانتا ہے۔ دوسری وجہ کے متعلق بھی ملزم شیعی نے کوئی شہادت نہیں پیش کی چند ذلیل لوگوں کو دو دو روپیہ دیکر جو اس نے گواہ بنایا انکو خود عدالت نے قابل اعتبار نہیں سمجھا۔ چنانچہ اس مجلس سے پہلے باہم سنی شیعہ میں بہت مراسم تھے ایک دوسرے کی شادی غمی میں شریک ہوتا سنی اگر بارادہ فساد وہاں گئے ہوتے تو زیادہ جماعت لیکر اور لڑائی کے سامان سے درست ہو کر۔ مگر یہ کچھ نہیں ہوا جو ثبوت سے صاف ظاہر ہے۔

۲۷ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء کو اہلسنت والجماعت کا کثرت سے اژدحام تھا قلعہ میدان و باغ دلکشی کیپ بھرا ہوا تھا عدالت نے خیمے کے ہر چہار طرف رسیاں لگا کر احاطہ بنا لیا تھا چند ذی اور معزز غالی شیعہ مومنین بھی جو منور و مظفر پور وغیرہ سے آئے ہوئے تھے۔ اور اکثرے بھرے تھے۔ مسٹر کالون صاحب بیرسٹر الہ آباد نے ۸ بجے صبح سے بحث شروع کر دی۔ واقعی امر یہی ہے کہ کالون صاحب فہمیدہ و معزز ہونے میں تو کوئی شک نہیں ہے۔ مگر افسوس ہے کہ جب بنیاد ہی کمزور ہو تو یہ عمارت کیا فروغ پا سکتی ہے کیونکہ مسٹر کالون کی دھوم دھام سے سنی جاتی تھی اور مخلوق کو بہت اشتیاق تھا چنانچہ کامل چار گھنٹہ بحث کی۔ ملزم شیعی کے نامی گرامی بیرسٹر سے کوئی مضمون ایسا نہیں آیا جس سے مسٹر لنگن صاحب کے بیان کے کسی جزو کی تردید ہو سکے کالون صاحب کے بیان کو سنکر بغیر خوف تردید یا بلا تقیہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ مقدمہ حالات سے پورے طور پر واقف نہ تھے۔ مسٹر کالون صاحب کے بیان کو سنکر ایک شخص تعجب کریگا اور اس امر کے باور کرنے میں اسکو شک ہوگا کہ یہ کوئی پختہ کار مجرب کار اور نامی گرامی بیرسٹر کا بیان ہے خلاصہ تو یہ ہے کہ مسٹر کالون صاحب نے اس چار گھنٹہ میں نہایت معمولی باتیں کہیں جنکے لئے کسی قسم کی قابلیت لیاقت کی ضرورت نہ تھی۔ بلکہ انھیں باتوں کو مکرر سکرر کہا گئے۔ جنکی تردید مسٹر لنگن صاحب کر چکے تھے۔ اصل وجہ جسکی یہ معلوم ہوتی ہے کہ مسٹر کالون صاحب اسوقت ایک ایسے فریق تقیہ باز کے وکیل تھے جسکی بنا کذب پر ہے بھی کمزور ہی ہے۔ بس جب اصل بنا ہی کچھ نہ تھی تو وہ خوب اپنی قابلیت کسطرح دکھا سکتے۔ لیکن اب آئندہ شاید کبھی کسی تقیہ باز گروہ کیطرف سے وکالت منظور نفرمائینگے۔

آخر کار مسٹر لنگن صاحب نے آخر وقت اس وجہ سے ایسے جوابات دیدیے کہ عدالت نے سب بھی مان لیا اور نوٹ کر لیا۔ اور حکم دیا کہ ہم بذریعہ نوٹس ہر دو فریق کو اطلاع دینگے اور بہت جلد حکم سنا دینگے۔ مقدمہ برخاست ہوا اب اللہ کے حوالے ہے جو کچھ ہو۔ (باقی آئندہ)

فقیر حبیب العلی رازی فیض آبادی

ان کلمۃ اللہ ہی العلیا

بحمد اللہ مذہب حق کی حقیت کسی کے چھپائے چھپ نہیں سکتی اور آفتاب عالمتاب کیطرح اپنے نور سے عالم کو منور کر رہی ہے۔ حق جل جلالہ کا سچا وعدہ ان جندنا لہم المنصورون اور الا ان حزب اللہ ہم الغالبون۔ ہر زمانے اور ہر قرن میں اہل حق کا حامی رہا ابتدائے خلقت عالم سے کبھی اہل باطل کو اہل حق پر حجت و برہان سے غلبہ حاصل نہیں ہوا

یہ مضمون اب مخالفین کے ذہن میں اسقدر مضبوطی کے ساتھ جم گیا ہے کہ انہیں اہل حق سے مناظرہ کرنیکی ہمت باقی نہیں رہی وہ بہ علم یقین جانتے ہیں کہ مناظرے میں ہماری ناکامی ایسی ہی قطعی اور لازمی ہے جیسے رات کے بعد دن کا ہونا۔

شیعی اصحاب کی اب یہ حالت ہے کہ اپنے گھروں میں بیٹھکر اور معتقدین کے سامنے زمین و آسمان کے قلابے ملا دینا انھیں ہر وقت مرغوب و محبوب ہے۔ مگر علماء اہلسنت کے سامنے احقاق مذہب کے متعلق ایک حرف بھی نکالنے کی ان کو جرأت نہیں پڑتی۔ خاص اسی شہر لکھنؤ میں ہفتوار نجم کے اعلانات کی بنا پر جب اہلسنت کی طرف سے مناظرہ کی مستعدی ظاہر کیگئی اور ہر طرف سے مناظرہ کی صدا بلند ہوئی تو حضرات شیعہ کا کوسوں پتہ نہ ملا۔ حیدرآباد سندھ کے ضلع میں ایک مقام ہے گوشہ سرہند وہاں پیر صاحب العلم کی ایک درگاہ ہے اس درگاہ کے متعلق ایک مدرسہ بھی دار الارشاد نام ہے جسکے مہتمم جناب مولوی حبیب اللہ صاحب ہیں۔ رمضان میں وہاں کے شیعوں نے ان سے مناظرہ کی تحریک کی مولوی صاحب نے بہت مستعدی سے منظور کر لیا۔ اور مجھے اطلاع دی میں بھی وہاں جانیکے لئے مستعد ہوگیا مولوی سید عبد السلام صاحب لاہوری شیعوں کی طرف سے مناظرہ کرنے آنے والے تھے شوال میں اس مناظرہ کی گرم خبر تھی۔ جناب مولوی حبیب اللہ صاحب نے میرے آنیکی خبر بھی وہاں بیان فرمائی جب شیعوں کو معلوم ہوا کہ اب ترکیب مناظرہ ہوا چاہتا ہے تو صاف انکار کر گئے اور مناظرہ پر راضی نہوئے۔ مکرمی مولوی حبیب اللہ صاحب نے مجھے اطلاع دی کہ لکھا کہ کفی اللہ المومنین القتال۔ مگر خدا گواہ ہے کہ جس قدر مسرت اس مناظرہ کے انعقاد کی خبر سنکر پیدا ہوئی تھی اس سے بہت زیادہ افسوس اس امید کے منقطع ہو جانیسے لاحق ہوا۔ خدا کرے کہ اکثر شیعی علماء و مجتہدین دل کڑا کر کے کسیطرح علماء اہلسنت سے بالمشافہ مناظرہ کر لیں تو دیکھیں پھر انشاء اللہ قیامت تک کے لئے اس کمزور مذہب کا بے بنیاد ہونا عالم آشکار ہو جائے

ابھی محض اسی بنا پر کہ شیعی علماء جو کچھ اپنے معتقدوں کے سامنے بیان کرتے ہیں میدان مناظرہ میں آکے ان باتوں کے بیان کرنے پر راضی نہیں ہوتے ایک پشتینی شیعہ نہایت زور شور سے سنی ہو گیا ہے جسکی مفصل کیفیت انشاء اللہ آئندہ کسی پرچے میں لکھدی جائیگی

الہامی ہدایت

منشی سید ذاکر حسین امین باشندہ رودولی ان کے مذہب شیعہ تھے بہت دنوں سے بوندے میں بمقام ریاست کپورتھلہ زمرہ اہلکاران ملازم تھے میر ذاکر حسین صاحب کے والد نے انتقال کیا۔ میت بے غسل و کفن ایک رات اور ایک دن پڑی رہی محلہ داران اہلسنت والجماعت تھے مجبور ہو کر اہلسنت نے غسل و کفن کیا اور محلہ داران نے اُن کو دفن کیا چند مدت تک میر ذاکر حسین صاحب شیعہ رہے ان کے دل میں گو حسرت رہی کہ مذہب شیعہ اچھا نہیں ہے مذہب شیعہ سے بیزار ہو کر توبہ کر کے مذہب اہلسنت والجماعت اختیار کیا اسوقت مقام بھٹولی ضلع بارہ بنکی تعینات ہیں

احکام تکبیر تشریق و قربانی و نماز عید

تکبیر تشریق

(۱) واجب ہے حضرت ابن عباس سے صحیح بخاری میں منقول ہے کہ معنون سے نفسر مایا واذکروا اللہ فی ایام معدودات (ترجمہ) اللہ کو چند شمار کئے ہوئے دنوں میں یاد کرو) اسے یہی ایام تشریق مراد ہیں (۲) یہ تکبیر نویں ذی الحجہ کی فجر سے شروع اور تیرھویں تاریخ کی عصر کو ختم ہو جاتی ہے (۳) ہر فرض میں نماز کے بعد علی الاتصال ایک مرتبہ یہ عبارت پڑھی جائے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد اسی کو تکبیر تشریق کہتے ہیں مگر شرط یہ ہے کہ وہ نماز باجماعت پڑھی جائے اور وہ مقام مصر ہو کل (۲۳) نمازیں ہیں جنکے بعد یہ تکبیر واجب ہے۔ اگر امام تکبیر کہنا بھول جائے تو مقتدیوں کو چاہیے کہ فوراً تکبیر کہیں امام کا انتظار نہ کریں (۴) یہ تکبیر عورتوں اور مسافروں پر واجب نہیں ہاں اگر یہ لوگ کسی ایسے شخص کے مقتدی ہوں جس پر تکبیر واجب ہے تو ان پر بھی تکبیر واجب ہوگی (۶) اس تکبیر کا بلند آواز سے پڑھنا واجب ہے ہاں عورتیں آہستہ آواز سے پڑھیں (۷) عید کی نماز کے بعد بھی اس تکبیر کا آواز بلند پڑھنا واجب ہے (۸) بے جماعت فرض نماز کے بعد اور گانوں میں اور مسافروں پر اور عورتوں پر اگرچہ یہ تکبیر واجب نہیں مگر پڑھ لیں تو بہتر ہے (دیکھو علم الفقہ جلد دوم عیدین کی نماز کا بیان)

نماز عید کی ترکیب

پہلے یہ نیت کرو کہ میں نماز عید واجب مع چھ تکبیروں کے پڑھنا چاہتا ہوں یہ نیت کر کے ہاتھ باندھ لو پہلی رکعت میں امام اور مقتدی سب بدستور سبحانک اللہم پڑھیں اسکے بعد امام تین مرتبہ ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہے ہر دو تکبیروں کے درمیان میں بقدر تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے توقف کیا جائے تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لئے جائیں پھر امام آہستہ آواز سے اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھکر قرأت شروع کرے پھر بدستور رکوع و سجود سے فارغ ہو کر دوسری رکعت میں پہلے قرأت کرے قرأت کے ختم ہو جانے کے بعد پہلی رکعت کی طرح تین تکبیریں کہے بعد اسکے چوتھی تکبیر کہکر رکوع میں جائے اگر کسی کی ایک رکعت نماز عید میں فوت ہو جائے تو اسکو چاہیے کہ جب وہ اس فوت شدہ رکعت کو ادا کرنے لگے تو پہلے قرأت کرے بعد اسکے تکبیریں کہے (ردالمحتار)

قربانی کے مسائل

(۱) قربانی واجب ہے ہر ایسے مسلمان پر جو عاقل اور بالغ ہو اور اسکے پاس ۵۲ تولہ ۶ ماشہ چاندی ہو یا اسکے بقدر روپے یا اور کوئی مال اسی کا ہم قیمت ہو اور وہ مسافر بھی نہو نابالغ بچوں پر مسافروں پر ان غریب مسلمانوں پر جنکے پاس مقدار مذکورہ کے موافق مالیت نہو قربانی واجب نہیں ہے ہاں اگر اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے اپنے مال سے قربانی کر دے تو بہتر ہے نہ کرے تو کچھ مضائقہ نہیں (۲) قربانی ایک سال سے کم عمر کی بکری اور دو سال سے کم عمر کی گائے اور پانچ سال سے کم عمر کے اونٹ پر درست نہیں بھیڑ دنبہ بکری کے حکم میں اور بیل بھینس گائے کے حکم میں ہیں۔ دنبہ اگرچہ چھ مہینے کی عمر میں اس قدر کلان اور فربہ ہو گیا ہو کہ دیکھنے سے سال بھر کا معلوم ہو تو اسکی قربانی بھی درست ہے (۳) جنگلی جانور پر قربانی درست نہیں اگر کوئی جانور دو غلا ہو یعنی جنگلی اور دیسی جانور کے ملنے سے پیدا ہوا ہو تو اسکی ماں کا اعتبار ہے ماں اگر دیسی ہے تو وہ جنگلی نہ سمجھا جائیگا مثلاً وہ جانور جسکی ماں بکری ہو اور باپ ہرن اسکی قربانی درست ہے (۴) ایک بکری ایک ہی شخص کیطرف سے قربانی ہو سکتی ہے ہاں گائے اور اونٹ میں سات آدمی تک شریک ہو سکتے ہیں بشرطیکہ جتنے شریک ہوں بہ نیت تقرب الی اللہ ذبح کریں اگر ان میں سے کوئی شخص صرف گوشت کھانے کیلئے شریک ہوا ہو تو ایسے شخص کی شرکت سے وہ قربانی درست نہوگی (۵) جس جانور میں قیمت زیادہ لگے وہی افضل ہے مثلاً گائے کے ساتویں حصہ میں ایک بکری سے زیادہ قیمت صرف ہو تو گائے کا ساتواں حصہ افضل ہے اور جو قیمت ہر حصہ میں برابر صرف ہو تو بکری بھیڑ دنبہ افضل ہے (۶) قربانی کیلئے فربہ جانور لینا مسنون ہے (۷) کانے اور اندھے اور ایسے دبلے جانور کی قربانی جسکی ہڈیوں میں مغز نہو اور ایسے لنگڑے جانور کی قربانی جو قربانی کے مقام تک نہ چل سکتا ہو اور اس جانور کی قربانی جسکے کان یا دم ان میں کا اکثر حصہ کٹا ہوا ہو اور ایسے بیمار جانور کی جسکے صحت کی امید نہو درست نہیں انکے علاوہ اور ہر قسم کے جانور کی قربانی درست ہے خصی جانور کی قربانی میں کچھ حرج نہیں بلکہ بہتر ہے (۸) قربانی کیلئے تین دن ہیں دسویں گیارھویں بارھویں پہلی تاریخ افضل ہے اور رات کو وقت بھی قربانی جائز ہے مگر مکروہ ہے (۹) قربانی کے گوشت کی تقسیم باہم شرکا میں تول کر کرنا چاہیے نہ کہ اندازہ سے (۱۰) قربانی کے گوشت کے تین حصہ کر دئے جائیں ایک حصہ محتاجوں کو تقسیم کر دے ایک حصہ اپنے اہل و احباب اور اعزہ میں تقسیم کر دے اور ایک حصہ خود اپنے لئے رکھ لے (۱۱) قربانی کے جانور سے کوئی کام لینا مکروہ ہے (۱۲) جو جانور بہ نیت قربانی لیا گیا ہو اگر اسکے بچہ پیدا ہو تو وہ بچہ بھی قربانی کر دیا جائے (۱۳) قربانی کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کو قبلہ رو داہنے پہلو پر لٹا کر سر اسکے رخسارہ پر رکھ لے اور تیز چھری سے سرعت کے ساتھ ذبح کر دو ذبح کرتے وقت یہ دعا پڑھے

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِيلِكَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمِنْ حَبِيبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ

(ترجمہ) میں نے شرک سے یکسو ہو کر اپنا منہ اس ذات کیطرف کیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں بیشک میری نماز اور قربانی اور میری زندگانی اور موت خاص کر اللہ ہی کے لئے ہے جو پروردگار ہے سارے عالم کا مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمان ہوں اے اللہ اس قربانی کو مجھسے قبول کر لے جیسے تو نے اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام اور اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے قبول کی قربانی تھی میں اللہ کا نام لیکر ذبح کرتا ہوں (۱۴) قربانی کی کھال اور جھول کو بیچکر اسکی قیمت خیرات کر دی جائے یا اسکی کوئی چیز لیے کے لئے بنا لی جائے قصاب کی اجرت علیحدہ سے دیجائے (۱۵) جن لوگوں پر قربانی واجب ہے انکو اگر ایام گذر گئے اور قربانی کیلئے کوئی جانور نہ ملے یا کسی وجہ سے قربانی نہ کر سکیں تو ایام گذر جانیکے بعد قربانی کی قیمت خیرات کر دینا چاہیے غریب کو یہ بھی اختیار دیا ہے کہ وہ خود اسی جانور کو خیرات کر دے (۱۶) جن لوگوں کا ارادہ قربانی کا ہو انکے لئے مستحب ہے کہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے ناخن اور بالوں کے ترشوانے اور منڈوانے وغیرہ سے پرہیز کریں پھر دسویں ذی الحجہ کو قربانی کر چکنے کے بعد خط وغیرہ کی اصلاح کرائیں

فیض آباد کا مسلمان ایک یتیم خانہ کھولنے کی فکر میں ہیں خدا کامیاب کرے اس کی بڑی ضرورت ہے کیونکہ اس نواح میں کوئی بھی یتیم خانہ نہیں ہے یتیم خانہ کے نہ ہونے سے جو تباہیاں اور جو مضرتیں لاوارث بچوں کو لاحق ہوتی ہیں قابل بیان نہیں **قربانی کی** کھالیں اگر اس مد میں صرف کیجائیں تو نہایت مناسب بلکہ نہایت ضروری ہے

تحقیق المسائل الاربعین فی تقلید الائمۃ المجتہدین

یہ لاجواب کتاب ... اُردو عام فہم تقلید مقلدین کی تائید میں بطرز جدید ... معتبرہ ... جسمیں علاوہ ... تحقیق ... اجماع ... کا بحث شرعی ... اور اصلاح کی تعریف اور انکے اقسام

اربعہ تقلید کی ... مذہب حنفی کے وجوہ ترجیح چاروں مسلمون کے ... مطلق تقلید کا آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ و آثار صحابہ و اقوال علما مجتہدین وغیرہ سے ثبوت مسئلہ معرکۃ الآرا تقلید شخصی کا دلائل حقہ سے ... مخالفین ... تقریباً پچاس اعتراضات کے شافی جوابات اور پھر چالیس ... سوالات ... لکھے ہین ... نظر ... رسالہ فتح المنان ... حقیقت ... شرم کا ... فیصلہ ... بمنزلہ ... مضمون ... ہندوستان ... علمائے ... وجدت آمیز ... امر حق ... اہل اسلام اس تحفہ نایاب کی طرف جلد توجہ فرمائین ... طبع ثانی کا ...

قیمت بغرض عام صرف ... ... ۱۰؁

المشتہر

فتح محمد خان عفا اللہ عنہ مقیم تحصیل ... ضلع بستی

الدر المکنون فی بحث الطاعون

اس کتاب کا نام اسکے مضامین کی اجمالی فہرست ہے اس زمانے مین جبکہ تمام اطراف ہند اس مہلک مرض طاعون کے اثر سے مجروح ہو رہے ہین ایسی محققانہ کتاب کی سخت ضرورت تھی الحمد للہ کہ اس ضرورت کو جناب مولانا الحافظ الحاج مولوی محمد عبد الحمید صاحب فرنگی محلی نے اچھی طرح پورا کیا۔ اس کتاب مین شرعی و طبی طور پر اس مرض کی تحقیق ... اور اسکی ... تاریخ دلچسپ ... قیمت ... عمدۃ المطابع سے مل سکتی ہے

ترجمہ اسد الغابہ جلد اول

خدا کی عنایت سے پورا ہوگیا جسمین نہایت جامعیت و اختصار کیساتھ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کے ذکر مبارک کے بعد (۲۴۰۰) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا مبارک تذکرہ کیا گیا ہے بہت تھوڑی سی جلدین ہمارے پاس باقی ہین قیمت فی جلد عہ مقرر کیگئی ہے شائقین جلد اس دولت بے بہا کو حاصل کر لین ورنہ ... صرف ... ملسکتا ہے مگر ایسے نایاب جواہر ... وقت ...

شیعہ سُنی کا مناظرہ حصہ اول

جو سالگذشتہ انجمن کے ساتھ مین شایع ہوا نہایت دلچسپ اور لطیف عبارت تہذیب و متانت مین بھی اپنا آپ ہی نظیر علمی تحقیقات اور نہایت ضروری معلومات کا خزانہ قیمت عہ

مطرقۃ الکرامہ

جناب عمدۃ المتکلمین مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری کی تصنیف و شیعہ مین ... استدلال کی ... و صفائی ... کیا چھپنا ہے

آیات بینات حصہ فدک

حق یہ ہے کہ اس جلد مین نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علیخان صاحب (احسن اللہ عاقبتہ و حسن مثواہ فی الآخرۃ) نے اپنی قابلیت و کوشش کا جوہر دکھا دیا ہے طعن فدک کی ... کے علاوہ ایک نئی تحقیق کے اندر ... عوام کو ... کر دیا۔ خدا ... قبول فرمائے قیمت ۱۲؁ غایت خاص ... عہ

آئینہ اسلام یہ رسالہ ہمارے مکرم جناب مولوی محمد عبد الحکیم صاحب کی تالیف ہے۔ اس رسالہ مین ان ستو سوالات کے جواب ہین جو ضلع فیض آباد مین ایک شیعی نے عقدۃ لاینحل سمجھکر پیش کیے تھے۔ یہ رسالہ صرف ان سوالات کا جواب ہی نہیں بلکہ مسئلہ خلافت کا قطعی فیصلہ ہے۔ قیمت سعہ محصول ڈاک ۳ /

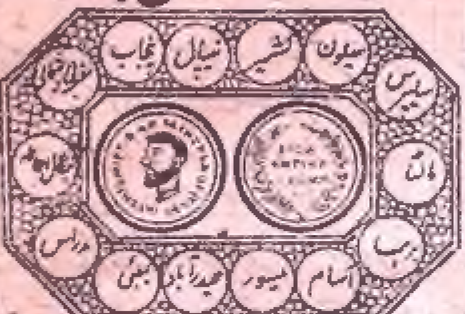
(اوپر کی لکھی ہوئی کتابین عمدۃ المطابع لکھنؤ سے طلب کیجئے)

قصہ عبد الرحیم ترکی عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب مولوی محمد عبد الواحد صاحب حنفی نقشبندی نے تالیف فرمایا ہے عجب پر درد قصہ ہے طرز بیان نہایت سوزناک اور عشق آمیز ہے۔ قیمت ۴ /

شائقین اس پتہ سے طلب فرمائین

شہر شاہجہانپور محلہ بازڑ دری مکان جناب محمد حسین خانصاحب رئیس محلہ۔ بخدمت شریف مولوی عبد الواحد صاحب

کارخانہ چکن محمد عبد الرحمن و حافظ محمد خلیل الرحمن لکھنؤ گلی پارچہ



یہ تمغہ ... سار ... مرکار انگریزی نے نمایش ... دربار کی عمدگی کے صلہ مین عطا فرمایا جو ۱۸۹۶ء مین ...

فہرست اشیاء موسم گرما و سرما

قیمت	عرض	طول	نام جنس
عہ سے عہ تک	[illegible]	[illegible]	تھان کی ...
ہے سے ... تک	"	"	...
ہے سے ... تک	"	"	...
... سے ... تک	[illegible]	[illegible]	دوپٹہ ...
عا سے ... تک	"	"	دوپٹہ ...
... سے ... تک	"	"	دوپٹہ چکن ...
... سے ... تک	[illegible]	[illegible]	...
... سے ... تک	۔	۔	تھان ... خاص ...
عہ سے ... تک	۔	۔	پائجامہ و کشتہ سوتی و ریشمی
عہ سے ... تک	۔	۔	صدری ریشمی و سوتی
عا سے ... تک	"	"	...
عا سے ... تک	"	"	لحاف ...

تمباکو کی مشکی گولیان خوشبودار

یہ گولیان اعلی درجہ کی خوشبودار ... آمیز ... کے نہایت ... مفرح قلب ... دندان ہین۔ ایک گھوری کی مقدار کے برابر تیار ہوتی ہین۔

قیمت	وزن	تفصیل مشکی گولیون کی
عہ	۲ تولہ	گولیان ... مشک آمیز ...
عہ	۳ تولہ	گولیان سادہ ...
عہ	۵ تولہ	چٹنی ... گولیان ... ہین۔

محمد عبد الرحمن و حافظ خلیل الرحمن تاجران چکن لکھنؤ گلی پارچہ

شہر لکھنؤ عمدۃ المطابع سے ... باہتمام ... مولوی محمد عبد الشکور مالک و ایڈیٹر کے شائع ہوا۔